

پیش لفظ

ایم۔ فل کی نصابی سرگرمیاں ختم ہونے کے بعد مقالہ نگاری کا مسئلہ درپیش تھا اور اس مرحلے میں سب سے پہلے موضوع کے اختیاب کا مسئلہ درپیش تھا۔ جو میں نے اپنے نگران مقالہ سے مشاورت کے بعد ”آصف فرنخی کے افسانوں کی عصری معنویت“۔

آصف فرنخی اردو افسانے میں ایک منفرد شناخت کے حامل افسانہ نگار ہیں۔ آپ نے کم عمری میں ہی ایک شناخت حاصل کی۔ آپ نے ادب کی کئی اصناف میں طبع آزمائی کی لیکن افسانہ نگاری ہی اُن کی زیادہ پہچان بنی۔ ان کی تخلیقات منفرد حیثیت رکھتی ہیں۔ وہ بطور افسانہ نگار، نقاش، سفر نامہ نگار، مترجم، مدرس اور ناشر آج کے دور میں بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ آپ نے اپنے مطالعہ و سعیت اور مشاہدے کی بنا پر اپنے فن کو نقطہ عروج تک پہنچایا۔ آپ کا فن اور تخلیقی شعور ہمیں سیاسی، سماجی، تہذیبی و ثقافتی تناظر میں اور بھی واضح نظر آتا ہے۔ آپ نے عصری علوم کے ساتھ اپنے عہد کے آشوب لکھے جس میں تاریخِ رقم ہو گئی ہے۔

اس مقالے کے چار ابواب ہیں۔ پہلے باب میں آصف فرنخی کی زندگی اور شخصیت کو بیان کیا گیا ہے، جس میں ان کے اردو گرد کی ادبی فضایا کا جائزہ بھی لیا گیا ہے اور ان کے فن افسانہ نگاری کو بھی موضوع بنایا ہے۔ دوسرا باب میں آصف فرنخی کے افسانوں میں سماجی کشمکش کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ ان افسانوں پر بحث کی گئی ہے جو اس سماج کی بہترین عکاسی کرتے ہیں اور تیسرا باب میں آصف فرنخی کے افسانوں میں سیاسی کشمکش کو موضوع بنایا۔ چوتھے باب میں آصف فرنخی کے افسانوں کے رنگ آخر کو موضوع بنایا کہ ابتداء میں آپ کی افسانہ نگاری بھی بہت مقبول ہوئی لیکن وقت کے ساتھ اس فن میں مزید نکھار پیدا ہوتا گیا اور افسانہ نگاری ہی ان کی شناخت بن گئی۔ پھر مختلف ادباء کی نظر میں آپ کے مقام و مرتبہ کا تعین کیا گیا

ہے۔

مقالے کی تکمیل پر میں ضروری صحیحتی ہوں کہ ان ہستیوں کا شکریہ ادا کیا جائے جن کی وجہ سے یہ مقالہ